



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چار سال قبل ایک شخص نے ایک طواف کرنے والے سے حج بدل کا خرچہ وصول کیا تاکہ وہ بیرون ملک مقیم ایک شخص کی طرف سے حق کرے لیکن مالی ضرورت اور سستی کی وجہ سے یہ شخص حج نہیں کر سکا اور اب وہ یہ چاہتا ہے کہ حج کر کے بری الذمہ ہو جائے لیکن بیماری کی وجہ سے حج نہیں کر سکتا، ہاں البتہ اس کے لیے تیار ہے کہ خرچ ادا کر دے۔ یاد رہے جس طواف کرنے والے نے اسے حج کے لیے وکیل بنایا تھا وہ اب موجود نہیں ہے اور نہ اس کی جگہ کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

اگر امر واقع اسی طرح ہے جس طرح سائل نے ذکر کیا ہے تو اسے چاہیے کہ حج کا خرچہ کسی ایسے شخص کو دے دے جو دین اور امانت کے اعتبار سے قابل اطمینان ہو تاکہ وہ اس کی طرف سے حج کر سکے جس کی طرف سے حج کرنے کے لیے اسے مال دیا گیا تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ۖ ۱۶ ... سورة التوبة

”سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کے لیے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج 2 صفحہ 268

محدث فتویٰ